بنی اسرائیل کا بار بار سوال کرنا (71-70): موسیٰ کی قوم نے کہا: اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا (تَشَابَهَ يَتَشَابَهُ - ن) "گائے میں ہمیں اشتباہ ہو گیا" ہے حضرت موسیٰ نے کہا: وہ گائے ایسی ہونی چاہیے جو لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ (أَثَارَ يُثِيْرُ - أ) " نہ سدھی ہوئی ہو نہ زمین جوتتی ہو" وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ (سَقٰى يَسْقِي سَقْي/سِقَايَة - ض)" اور نہ پانی دیتی ہو کھیتی کو" وہ بالکل مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا (سَلَّمَ يُسَلِّمُ) "بے عیب ہو نہ کوئی داغ ہو اس میں"۔

قاتل کی پہچان کا طریقہ (73-72): قتل کا وہی واقعہ ہے جس کی بنا پر گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا، قتل کا راز فاش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا (اِدَّارَءَ يَدَّارِئُ) "پھر تم جھگڑنے لگے اس میں" تو ہم نے کہا: اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا (ضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْب) "اسے مارو اس کے ایک ٹکڑے سے" یقیناوہ مقتول جی اٹھے گا، اسیطرح اللہ مردوں کو زندہ کرکے اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔

سخت دلی میں یہود کی انتہا (74): پھر قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ (قَسَا يَقْسُو قَسْو / قَسْوَة - ن) "سخت ہو گئے تمھارے دل" پتھر جیسے بلکہ اَشَدُّ قَسْوَةً (شَدِيْدٌ أَشَدُّ↑) "اس سے زیادہ سخت"، بعض پتھر تو ایسے ہوتے ہیں کہ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ (تَفَجَّرَ يَتَفَجَّرُ - د) "البتہ پھوٹ نکلتی ہیں ان سے نہریں" اور ان میں سے بعض لَمَا يَشَّقَّقُ (اِشَّقَّقَ يَشَّقَّقُ) "البتہ جو پھٹ جاتے ہیں" تو نکلتا ہے ان سے پانی اور بعض يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (هَبَطَ يَهْبِطُ) "گر پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے"۔

کلام اللہ میں تبدیلی (تحریف) (76-75): اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا (طَمِعَ يَطْمَعُ طَمْع) "کیا پھر تم توقع رکھتے ہو کہ وہ مان لیں گے" حالانکہ ان میں سے ایک فریق کلام اللہ کو سنتے ہیں ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ "پھر وہ بدل ڈالتے ہیں اس کو" بعد اسکے مَا عَقَلُوْهُ (عَقَلَ يَعْقِلُ عَقْل) "جو انہوں نے سمجھ لیا"، جب وہ لوگ آپس میں ملتے ہیں تو قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ (حَدَّثَ يُحَدِّثُ) "وہ کہتے ہیں کیا تم بتلاتے ہو انہیں" یعنی مسلمانوں کو جو فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ (فَتَحَ يَفْتَحُ فَتْح) "ظاہر کیا اللہ نے تم پر"۔